جلد ۵ مضامین غیب نمبر ۴۴

مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۲۳ء

جواب استفسار شمیم صاحب

ہفت شہر عشق را عطار گشت
ما ہنوز اندر خم یک کوچہ ایم

جناب ایڈیٹر صاحب اودھ پنچ۔

تسلیم علم طب میں جو آئے دن بیش بہا اضافہ ہو رہا ہے وہ کسی ہوشمند نگاہ سے پوشیدہ ہے اور نہ کسی طرح طویل تمہید کا محتاج مگر ترقی طب کا انحصار بھی زیادہ تر علوم طبیعیات کی تفہیم و ادراک پر ہے اور اس بات سے کس کو انکار ہے کہ مسلمانان ماضیہ نے جو کچھ علمی میراث اہل مغرب سے حاصل کی تھی اسکو ہر پہلو سے وسعت و ترقی دے کر اہل یورپ کے سپرد کی اور اس امر کا بارہا اعتراف مغرب کے ذی علم صاحبان کی طرف سے ہو چکا ہے اور ہو رہا ہے۔

الغرض ماہرین طب کا یہ مسلمہ مقولہ کہ انسان کے جسم کا ہر ذرہ ہر آن میں تغیر پذیر ہے اور ایک قلیل عرصہ میں تمام کا تمام قالب نئے حرکت ذرات سے ترکیب پاتا ہے مسلمانان سلف کے حیطۂ علم سے بالا نہ تھا۔ بلکہ شعر عنوان المصدرہ سے بخوبی پتہ چلتا ہے کہ وہ اس حقیقت سے از بس واقف تھے۔ ہاں آجکل کے بعض دل و دماغ اس بات سے ناآشنا ہوں تو تعجب نہیں کہ وہ اپنے اسلاف کی ہزارہا خوبیوں سے ناواقف محض ہیں۔

بہرکیف انسان کا جسم ایک مختصر عرصۂ حیات میں سیکڑوں دفعہ مبتدل و متغیر ہوتا رہتا ہے۔ اگرچہ روح وہی ہے۔ اسی نکتہ کو ذہن نشین کرانا شعر مذکورہ کا عین مقصد ہے۔ یہیں تناسخ کی طرف حاشا و کلا اشارہ تک بھی نہیں آنے کے سے

فقیر ہرکس بقدر ہمت اوست

چونکہ کسی گزشتہ اشاعت میں آپکے اخبار کے کالموں میں ایک صاحب نے اس شعر پر روشنی ڈالنے کے لیے تحریر کیا تھا لہٰذا جواباً عرض کر دیا گیا وما علینا الا البلاغ المبین۔

خاکسار عبد القیوم احمدی بی۔اے
لورالائی۔ بلوچستان

اطلاع: مضمون لفظ بلفظ نقل کیا گیا ہے۔ استفسار کی عبارت بھی اسی طرح نقل کی گئی تھی۔
ایڈیٹر

سہرا

بتقریب سگائی جناب کنور شمیم سنگھ صاحب خلف الرشید جناب ہز ہائنس مہاراجہ سنگھ صاحب بہادر والی کرنال

نخل امید کے پھولوں کا بنا کر سہرا
باغباں باندھ کنور شمیم کے سر پہ سہرا

طبع غواص نے گنگ سے نکالے موتی
صدف بحر مضامین کا ہے گوہر سہرا

فرق پر شاہ کے وہ سر پہ ولیعہد کے یہ
تاج شاہی سے ہے رفعت میں برابر سہرا

یہ تمنا سے بھرے دل ہیں کہ کلیاں آنکی
راجپوتوں کا ہے ارماں مقرر سہرا

پیشکش دور سے کرتا ہے شعاعیں رخ کی
باندھ دے شوق سے آ کر شہ خاور سہرا

ٹانک دی دامن نوشاہ میں سورج کی کرن
تاجپوش رخ سے بنا نور کی جھالر سہرا

غل ہوا شہر میں توپوں کی سلامی جو چلی
ہے دلیل ظفر و فتح سراسر سہرا

ہو فزوں کلیوں کی تعداد سے عمر نوشہ
مانگتا ہے یہ دعا سجدہ میں جا کر سہرا

ہے یہ امید کہ ہو تحفۂ درویش قبول
لایا رنگین گل تر کا بنا کر سہرا

راقم

شیر بیگ رنگین تلمیذ حضرت نیرنگ
کاکوروی۔ وارد کوئٹہ بلوچستان

شہ پسر نوشہ امید سنگھ۔ نہ خسر نوشہ کلاں شیخ نوشہ بیرم

دوالی اور ہم

بلی دوالی نیرزوں کا دوالہ نکال کے رخصت ہوگئی ریڈنگ بہادر وائسرائے ہند کی جلوہ افروزی لکھنؤ کے باشندہ شیدائیان وفا کیش و دلباختگان دامن دولت کو اپنے انوار و تجلیات کی جھلک دکھا کے اور خانۂ احسان آباد کر کے موسم سرما کی ڈھلتی ہوئی دھوپ کی طرح یہ جا وہ جا چلتی پھرتی گاڑی کا پہیہ نظر آئیں۔ انکے بے نفس ورود و مسرت کی لازمی مسرت یا یادگار میں خداوندان نعمات کے اسراف کے علاوہ غرباء و مساکین نے بھی لنگوٹی میں پھاگ کھیلا۔ عوام الناس کی گاڑھے پسینہ کی کمائی کا معقول دستہ بصورت جگمگاتی اور روشنی کی نذر ہو گیا جو شی احتیاجات لیتے ہیں بعض زائرہ علیہ السلام کا بیدردانہ خون چند منٹ کے لیے دیا نہایت ذائقہ جنبش دیدون تماشا پسند کے لطف و سرور کا باعث ضرور ہو گیا۔ مگر کم استطاعت و قلیل المتاع عقیدتمندان دوالی کے حق میں برائے آئندہ وہ تکالیف متنوعہ کا زنگ اثر پیدا کیے بغیر نہ رہیگا۔ قرض کی پیچتے تھے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں رنگ لاویگی ہماری فاقہ مستی ایکدن

تسکین قلب و تشفی خاطر کے لیے حصول خوشنودی کی توقعات باطلہ میں یہ بھی ایک رسمی جوا تھا جو خوب فیاضی کے ساتھ کھیلا گیا اور اپنی امکانی جد و جہد کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ ہونے پایا۔ اب بامرادی یا نامرادی کا طور آیا تو تقدیر کے سر تھوپ دینا چاہیے۔ چونکہ داد و دہش۔ عطایا و بخشش کا یہ نادر جیسی اب کو: بسخن خوش کردن کے سحر حلال سے دنیا کو مسحور بنانے کا ہمہ بارہ دستور رہ گیا ہے۔ ایک دیہاتی مثل بھی اسی کے حسب حال ہے کہ۔

لینا دینا کچھ نہیں محبت عجیب چیز ہے

پس میرے ناچیز خیال میں اسی کلیہ کے تحت مجبوراً ہمیں کے سر شکوہ و شکایت کے بوجھ کا بار گراں نہ رکھنا چاہیے۔ کیونکہ اس بیچاری کے قبضۂ قدرت میں نہ کسی ملک کی فرمانروائی ہے اور نہ حکومت خود اختیاری جو وہ اپنے جود و سخا نیز عطا کی بدولت ہماری ضروریات کی

سر زمین پر خوشحالی و فراغبالی کے چشمے جاری کر سکے ۔

کریمان را بدست اندر درم نیست
خداوندان نعمت را کرم نیست

ساقم خیر سنگھ شمیم گروی

ڈسٹرکٹ گزٹ علیگڈھ

یہ گزٹ مدتوں سے جاری ہے۔ اس کی پہلی وضع قطع سے ہم واقف نہیں ہیں چونکہ سرکاری انشا پردازوں سے ہمیں کوئی حسن ظن نہ تھا اس لیے جب یہ اپنی ترقی یافتہ شکل و صورت میں ہمارے پاس آنا شروع ہوا تو ہم نے کوئی توجہ اس پر نہیں کی اور یہی سمجھتے رہے کہ گویا دوسرے ڈسٹرکٹ گزٹ کی طرح اس میں بھی فضولیات کا ایک دفتر ہوگا حاکم ضلع کی شان میں قصیدے ہونگے وکیلوں کی قانونی روشنی سے اضافے ہونگے رشوت خوار شراب نوش اور دیگر بد اخلاقیوں کی جانب سے وفائی مضامین ہونگے۔

لیکن ہمیں بذریعہ تحریر اطلاع دی گئی کہ گزٹ کے کارکن ہر ہفتہ بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں اور اسٹاف میں کوئی مشہور اخبار نویس بھی شامل ہے لہذا ہمیں اس پر تبصرہ لکھنا چاہیئے۔ آپ جانیئے بے پروائی کے چلتوں گزشتہ پرچے محفوظ نہ رکھے تھے ڈھونڈھ ڈھانڈھ کے دو نمبر ہم پہونچانے گئے یہ دونوں نمبر اکتوبر کے ہیں۔

اُن مشکلات کو دیکھتے ہوئے جو کہ سرکاری اغراض اور فرائض اخبار نویسی کے اجتماع ضدین سے پیدا ہوتے ہیں مولوی عبد الرب صاحب کی ادارت کچھ بری نہیں ہے۔ اگرچہ بہی خواہی عام اور مصالح ملکی سے اُس کا تعلق برائے نام ہی کیوں نہ ہو۔ ۱۵ اکتوبر کی اشاعت میں میرٹھ کے مشاعرے کا انتخاب ہے۔ اُس کے بعد قادری میموریل کمیٹی کی کاروائی ہے جس کا سلسلہ دوسرے صفحہ تک پہونچ گیا ہے۔ پھر امپیریل کانفرنس پر ایک لیڈر ہے جس میں نتائج سے چشم پوشی ہے۔ اور خبر رسانی کا فرض ادا کیا ہے۔ یہ بھی ڈیڑھ کالم پر ختم ہو جاتا ہے۔ تیسرے صفحہ پر گول گول اڑتے کے اندر دنیا کی سیر ہے غالباً اپنی مناسبت کہ دنیا گول ہے۔ سرسے پر مہاراجہ پٹیالہ کے خیر روانگی و اپنی کی تردید ہے باقی کالم میں پھر وہی قادری میموریل کمیٹی کی کاروائی ہے درمیانی کالم میں دو روایتیں کیونکر منظم کو قتل کرنے کی سازش نا چلنگی امپیریل کانفرنس کو شہنشاہی جلسہ ضیافت۔ سیاسیات ہیں۔ سپاہی قانون کو سزا یہ چند خبریں ہیں جن کو ہندوستان سے کوئی ضروری لگاؤ نہیں ہے۔ آخری کالم میں آئینہ علیگڈھ ہے۔ اس آئینہ میں موسم کی صورت جلوہ گر ہے۔ اور آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے جلسے کی کارروائی ہے۔ جسے اب مسلمان کچھ ابھی نظر سے نہیں دیکھتے حالانکہ میاں صاحبزادہ آفتاب احمد خان جو تعلیمی آلات اور سامان لائے ہیں۔ اس کی نمائش کی چاٹ بھی دی گئی ہے۔ پھر ایک مشاعرہ کا حال ہے جو علیگڈھ میں منعقد ہوا تھا۔ تین صفحے کے خالی ہو گئے۔ باقی رہے تین صفحے۔ صفحہ ۴ میں ۷ قطعات حسن و اطلاعنامہ و حکم امتناعی لکھے ہوئے ہیں۔ صفحہ ۵ میں ۶ قطعات حسن و اطلاعنامہ کچہری درج ہیں۔ رہا صفحہ ۶ تو یہ بھی مشتمل ہے اور ۵ قطعات اطلاعنامہ کچہری کے جو کہ بیچ اس گزٹ کے تمام صفحہ کی فضا کو احاطہ کیئے ہوئے ہیں اس طرح جیسے کہ ابھی ابھی گھبرے ہوئے ہیں جو آسمان و الارض کو۔ ایک نمبر ختم ہوا دوسرے نمبر کا حال ملاحظہ ہو یہ ۲۲ اکتوبر کی اشاعت ہے۔ اُس میں دو غزلیں ہیں۔ پھر ہندوستانی والیان ریاست کے زبردست مہارت علوم و فنون کا اعلان ہے جیسے بزبان پنچ یوں ادا کر سکتے ہیں کہ مہاراجہ ارشنگ بڑے تنگ چارپائی بچھنے میں یدطولےٰ رکھتے ہیں مہاراجہ کاہی گھاس کھودنے کے فن میں اکثر گھسیاروں کو ڈفیٹ دے چکے ہیں نواب دھک دھک آباد شیر سے چلوے نکالنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ میر صاحب بھی پور جب دُم کو چنور کر کے چلتے ہیں۔ تو اس کے سائے میں دو سو جھنڈے نصب کیئے جا سکتے۔ بفضلہ ایک صفحہ ختم ہوا۔ دوسرے صفحہ میں چیمسفورڈ کلب شملہ میں حضور وائسرائے کی تقریر کے عنوان سے ایک مضمون ہے جس کی ابتداء ہے۔ ماشاء اللہ چشم بد دور دلچسپ اور حتی خبر مفید انام ہے "سرزمین کو ہندی کے حضور وائسرائے بہادر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے نہایت معقول بات کہی۔ کہ چیمسفورڈ کلب کے وجود سے ایک زبردست فائدہ ہے کہ اس نے حضور وائسرائے کے خطبے کے لیے ایک ممبر مہیا کر دیا ہے یہ خطبہ نہ صرف کلب کے ممبروں کے لیے ہوتا ہے بلکہ آپ کے خیالات سے ایک بڑا زبردست دائرہ استفادہ حاصل کرتا ہے"

یہ لیڈر ڈیڑھ کالم پر ختم ہوا ہے اور اس میں کانگریسی اور سوراجی گروہ میں قابل ممبری اشخاص کے فقدان کا ذکر۔ اسکے بعد "عجیب شئے" کے عنوان سے آسام کی مردم شماری سے متعلق چند مثالیں درج کی ہیں مثلاً ایک بچہ کا پیشہ "اپنی ماں کا دودھ پینا" لکھا گیا۔ ایک غریب اور بیکار کا پیشہ یوں لکھا ہے "کہ ڈنڈی سے کھیلتا ہے" افسوس مردم شماری کا زمانہ ختم ہو گیا ورنہ غالباً کوئی ظریف مردم شمار ڈسٹرکٹ گزٹ صاحب کے پیشے والے خانہ میں ضرور لکھتا "حسن بیچتا ہے" اس کے بعد "شاہی نمائش میں طوائفیں" کے عنوان سے مدراسیوں کی اس تحریر پہ ریمارک کیا ہے کہ شاہی نمائش میں کسبیوں کو نہ بھیجے۔ ورنہ لوگ نمائش کے مقاطعہ کا وعظ کر رہے ہیں انکا پلہ بھاری ہو جائے گا۔ پھر سوراج پارٹی کے انتخابات پر چوٹ کی ہے اور اسکا خلاصہ یہ ہے کہ اس نامعقول گروہ سے والعنیں اہل موالات کی کسی طرح نہ بنے گی ؎

کہنے لگے چپنکر اداشتا چادرے کچھ کھیل نہیں
تیس ہوں نہ سو ڈر اور کہے مقبل اپنے تیر آپ ہیں

تیسرے کالم میں چیمسفورڈ کلب کی ضیافت اور حضور وائسرائے کی تقریر ہے۔ خداوند نعمت نے جو کچھ فرمایا بجا فرمایا۔ لیکس زدہ تک کی قسم جو کچھ فرمایا اسمیں کہیں غلطی کا دخل نہیں۔ اب صفحہ نمبر ۳ میں دنیا کی سیر دکھائی ہے۔ ایشیاء کوچک کا نیا فتنہ ہے۔ ایران میں انگریزوں کے خلاف یہ پروپیگنڈا ہے۔ حکومت چین کا دول ۴۸ گھنٹے کا الٹی میٹم ہے۔ حکومت اور قزاقوں کے درمیان مفاہمت ہے پھر رابندر ناتھ ٹیگور کا خط ہے۔ گرل جشن میں عالم



.......در لطافت طبعش خلاف نیست در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

شنانہ ۱۸ نومبر مارچ ء یعنے مشرقی گورکھپور کی ڈسٹرکٹ گزٹ علیگڈھ پر تنقید نے بھوکی آئینہ علی گڈھ سے اور یہی ڈسٹرکٹ لی گھمری کی تنگیں ہیں ہرو لعزیز انسر ہے وشہرو ہے دور حسبانہ کے پیچ حلیہ ہے نسلی نجار کی گرلیاں ہیں۔ دربے تحتی صلح سیمن سمن ہے اطلاعا ہے سید اشتیاق حسین صاحب حاکم پرگنہ کا دورہ ہے۔ بایں ہمہ ہم اپنے قابل ڈپٹی کلکٹر صاحب کو مشورہ دیتے ہیں کہ آپ کام کیجا لیجئے سمن اگر سلامت ہیں تو سو روپیہ فی اشاعت۔ یعنے لکھائی چھپائی کا بار مصیبت زدگان کچہری کے سر ہے گا۔ یہ بھی ضرور نکلے گا اور آمدنی میں کسی طرح کمی نہ ہوگی۔

راقم

ازنا بنا لفک
تبصرہ نگار پنچ۔

صدائے ملت

اگر آپ تازہ ترین خبریں۔ اسلامی ممالک کے خاص حالات۔ بلاد اسلامیہ کی مخصوص لوک کے واقعات اور انگریزی و عربی اخبارات کے دلچسپ تراجم پڑھنا چاہتے ہیں یا علاوہ ازیں ملک کی خاص خبریں جیسے علماء ہند کی عملی کارروائیاں بتدریج اور مسلمین کے متعلق ملت اسلام کی خاص آواز سننا چاہتے ہیں تو سہ روزہ الامان منگایئے جسکے ایڈیٹر حضرت مولانا محمد مظہر الدین صاحب ہیں اور آپ کا زور قلم اس اخبار کی کامیابی کی کافی ضمانت ہے۔

سالانہ قیمت چھ روپیہ ششماہی تین روپیہ چار آنہ اور سہ ماہی دو روپیہ ہے۔

نمونہ مفت منگانے کیلئے آنہ کا ٹکٹ ارسال کیجئے۔ وی پی کی بجائے درخواست خریداری بذریعہ منی آرڈر روانہ کیجئے تو اخبار جلد روانہ ہوگا ورنہ خرچ وی پی بھی دینا پڑیگا۔

المشتہر

منیجر اخبار الامان دہلی

ذیشان برقی قوت والی حب عنبری

مقوی دماغ وحافظہ ذہن ذکا۔ مفرح قلب دافع اختلاج وخفقان بیشتر حرارت غریزی۔ محافظ حرارت اصلی روح حیوانی ونفسانی وطبعی۔ مقوی معدہ۔ مشتہی طعام ہاضم دافع قبض۔ مصفی رنگ۔ مولد ومصفی خون۔ مقوی اعضاء رئیسہ واعصاب مصلح ومقوی جگر گردہ ومثانہ پشت وکمر مقوی باہ مولد ومغلظ منی۔ ممسک۔ دافع جریان وکثرت احتلام ودافع ضعف باہ ونامردی وغیرہ۔ حکیم سید محمد فضل علیخاں بہادر طبیب مہاراجہ گائیکواڑ بڑودہ ومعالج مہاراجگان گوالیار ودکاٹھیاواڑ وغیرہ نے تحریر فرمائے ہیں ہیں نے بہت سے رئیس امرا وراجگان ومہاراجگان کو عام جسمانی کمزوری وکثرت استعمال وضعف کے لیے ذیشان حب عنبری کا استعمال کرایا اور نہایت قابل اطمینان اثر پایا میری رائے میں ذیشان حب عنبری کی مقوی دماغ ومعدہ مقوی باہ ممسک ومغلظ ہونے میں کوئی شک نہیں۔ قیمت چالیس خوراک پانچ روپیہ (عہ) دس خوراک سے کم روانہ نہ ہوگی۔

ایس ایم بہادر اینڈ کمپنی چوک لکھنؤ

پنچ مل خدا خدا مل پنچ

اب ڈر کاہے کا

نسوت ہائی ہنڈیا میں بھرے اور کیسے خالص دودھ ہے ۔ جی اب خالص نکالص کا ڈر کوئی سوال ہی نہیں مطلب قانون کی دفعہ ۲۷۲ کا یہ ہے کہ کوئی مُضر چیز کسی شے میں نہ ملاؤ ۔ چھپی بھوئی اروی گھی میں ملاؤ ۔ عیب نہ دارد ۔ مٹھائی گھی میں گھسیڑ ۔ کچھ مضائقہ نہیں ۔ مونگ پھلی کا تیل ملاؤ ۔ سب بہتر ۔ جو کوئی بد ذات شکایت کرے تو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے کہہ دو ۔ جاؤ تھانے پہ رپٹ لکھوا دو ۔ خوب کیا ناریل کا تیل ملایا اور گھی کہہ کے بیچا ۔ مژدہ باد اے عطاران و دوا سازان ۔ ایک بوتل میں پانی بھرو اور عرق بادیان و عرق گاؤزبان عرق نیلوفر عرق بید سادہ عرق منڈی عرق چرائتہ عرق خاجزہ عرق عنب الثعلب کیوڑے عرق گلاب تندرو آتشہ عرق عنبری وغیرہ سیال چیزیں ہیں سب ایک ہی بوتل سے نکالو ۔ اور بوتل کو شیخ جی کی ہنڈیا بنا ڈالو کیا مجال جو کوئی تمھاری طرف گرم نگاہ سے دیکھے ۔ تو بات کیا ہے ؟ پانی ایک مفید چیز ہے خدا فرماتا ہے کل شیٔ حی من الماء ۔ پس جو چیز مفید ہے اس کی آمیزش جرم نہیں ۔ اگر پانی مفید نہ ہے تو متصور ہو کون ہے جو اسے مُضر ثابت کرنے کا دعوے کرے ۔ اور دعوے کرے بھی تو جعلنا من الماء الخ کا خدائی حکم اور تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۷۲ یعنی دو میری دلیل تمھاری پشتی پر ہے ۔ اس فیصلہ کو دیکھ کے ممکن ہے کہ اخبار نہ دیکھنے والے بے وقت کی شہنائی یا بے بہاری کی توبہ سمجھیں لہذا ہم صرف چوارتے مختصر کیفیت ایک تازہ مقدمہ کی نقل کرتے ہیں ۔

فرخ آباد کے تین بنیے رام دیال منی رام اور کلو پر گھی میں سور کی چربی ملا کے فروخت کرنے کا جرم قائم ہوا اور مجسٹریٹ نے دو دو برس کے لیے مجرموں کو جیل کے بھٹے میں بند کرنے کا حکم دے دیا ۔ سشن جج صاحب نے درخواست بعض جرائم بعد سماعت مقدمہ ہائیکورٹ سے سفارش کی کہ حضرت سور کی چربی گھی سے تندرستی کو ضرر نہیں پہونچتا لہذا ان غریبوں کی جان بچھوڑ دیجیے ۔ عدالت عالیہ ٹھٹری رحیم اور غریب پرور نے سفارش پر صاد بنا دیا ۔ مجرم بغلیں بجاتے اچھلتے کودتے گھروں واپس آ گئے ۔

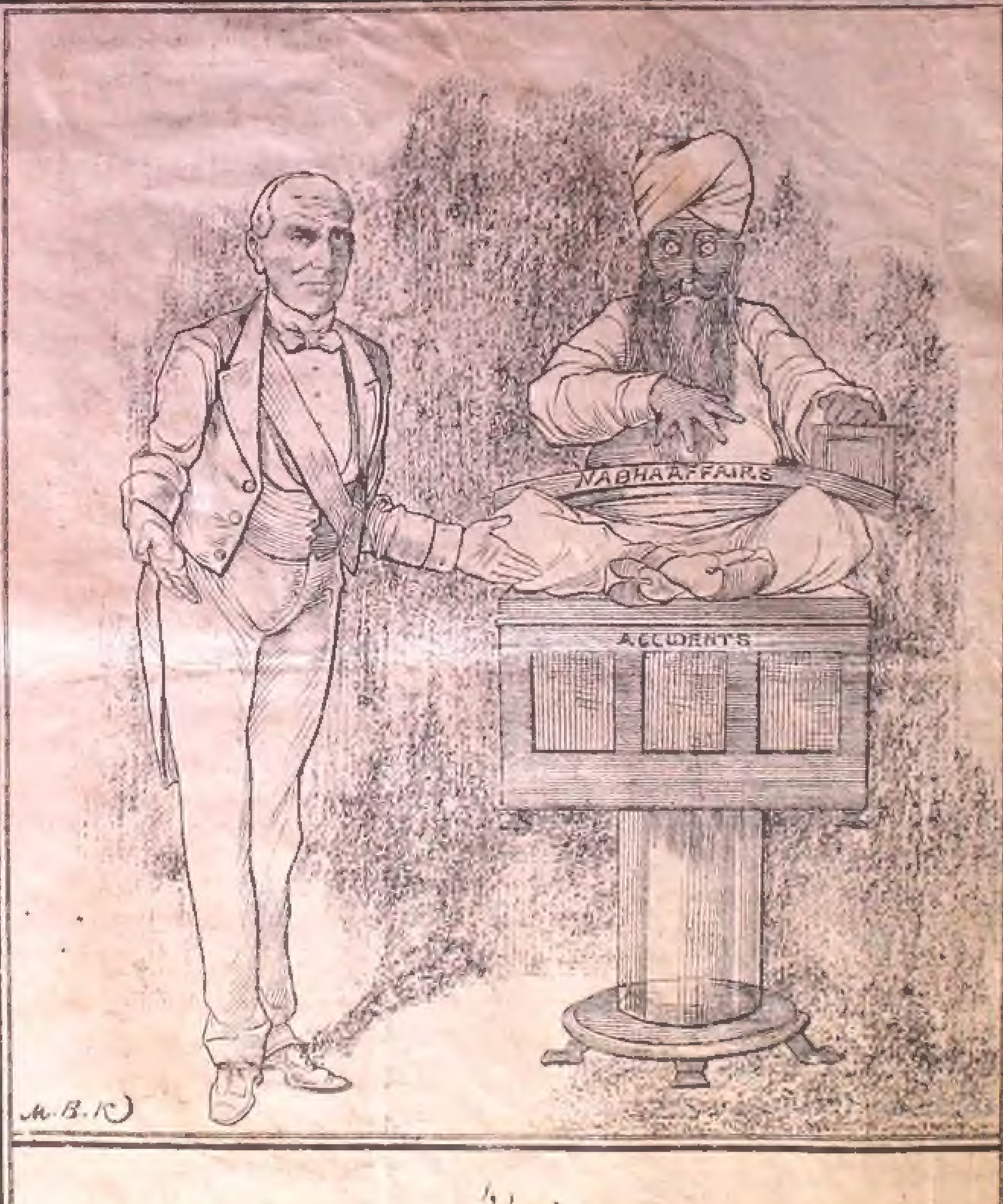
قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مقدمہ میں سشن صاحب نے دودھ (?) نہیں چلائی یعنی دفعہ ۲۷۲ کے ساتھ دفعہ ۲۱۵ کا ادغام نہیں کیا تھا ۔ دفعہ ۲۷۲ کے شعلوں قوں بیچاری کیا بنا لیتی ۔ سور کی چربی کیسی صاحب رنگ تو سارا سمرچا سور ہڑپ کر جاتے ہیں انکا تجربہ گواہی دیتا ہے کہ اس مفید جانور کا گوشت جزو بدن ہونے میں بہت عجلت کرتا ہے بلکہ جس طرح آکسیجن اور پٹاسیم بمجرد ملاقات دہم آغوش ہوتے ہیں ایک ذات ہو جاتے ہیں اسی طرح سور کا گوشت بھی توحید ذات کا کلمہ پڑھنے لگتا ہے ۔

مسلم جرائد اعتراض کرتے ہیں کہ ہائے ہائے ہم تو کہیں کے نہ رہے ان بنیوں نے سور کھلا دیا مگر انکی الحاح وزاری خواہ مخواہ کی ہے ۔ جب نجاست کا قرآنی حکم کھانے پینے مسجدیں ہونے سے کوئی علاقہ نہیں رکھتا اور حسن ظن یعنے الصلٰوۃ والطہارۃ پر اذعان ہے تو ایسی صدہا پیش روز ہوں گی ۔ اور برداشت کرنی پڑیں گی ۔ ہاں بعض ہندو یا اضافت پرچوں کا یہ لکھنا کہ آج سور کی چربی ملی ہے کل گائے کی چربی ملائی جائے گی اور مذہب کا ناس ہو جائے گا یہ ضرور قابل سماعت ہے مگر یارو چارہ ہی کیا ہے ۔ عدالت العالیہ ٹھٹری قانونی ڈاکٹر ۔ اسکو حق حاصل ہے کہ طبی ڈاکٹر بھی بن جائے اور کہہ دے کہ سور کی چربی ملانے سے تندرستی پر کوئی مضر اثر نہیں پڑتا ۔ اپیل ہو نہیں سکتی جس میں تار کا ان لوگوں کے استدلال پر جو خصوص سور کے گوشت تعلق رکھتے ہیں پیش کیے جائیں ۔ لارڈ ریڈنگ سے یہ امید نہیں ہے کہ وہ اس معاملہ میں دخل دینگے ۔ اور کتاب الاحبار کا یہ حکم کہ سور کہ کھر اسکا دو رخہ چرتا ہے اور اسکا پاؤں چرا ہے پر وہ جگالی نہیں کرتا وہ بھی ناپاک ہے تمھارے لیے ۔ تم ان کے گوشت میں سے کچھ نہ کھائیو اور انکی لاشوں کو نہ چھوئیو کہ یہ ناپاک ہیں تمھارے لیے ۔ تحقیق میں پیش کرینگے ۔ اس لیے کہ نجاست اور ضرر دو جداگانہ چیزیں ہیں ۔ بس جو مسلمان حضرات اس مقدس خور کی دستیجان فرما چکے ہیں انہیں چاہیے کہ سر نیچے ٹانگیں اوپر کر کے چمگادڑ کی طرح لٹکیں اور جو کچھ کھایا پیا ہے جب تک اصل کی بجائے اس سے نکل نہ آئے اسوقت تک لٹکے رہیں ۔ اور جو بزرگ کہ لندن کی سیر کر آئے ہیں اگر پلٹنٹ غلطی دھوکے میں مل گئی تو افسوس ہے ۔ فرمائیں یہیں کیا کم ہے کہ وہ خوراک جو صاحب لوگوں کے دسترخوان پر جگہ پانے کا شرف رکھتی ہے بے منت حلق بینے کے ذریعے درون حلق پہنچ گئی ۔ اب نجات میں کوئی شبہ نہیں ۔ بنیا قابل تعریف ہے جو بجبر لوگوں کو خوش نصیب بناتا ہے ۔ اسکا احسان ماننا چاہیے ۔ اب ہندو ہی نہ کو اس شکایت کی گنجائش بھی باقی نہ ہے کہ کہ ہم ناتوان ہیں ور ان لوگوں کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتے جو سور کھا کے موٹے ہوتے ہیں اجی مزے سے کھاؤ ۔ کسی طرح ناتوانی تو جائے ۔ نسل تو بڑھے ۔ شرمیلا پن تو دفع ہو ۔ واہ رے انصاف واہ رے قانون ۔

حالات حاضرہ اور التحلیل

مشہور اخبار التحلیل بجنور ہفتہ میں دو بار سنجیدگی حالات موجودہ پر اچھے کاغذ اور عمدہ لکھائی کے ساتھ جس خوبی کے ساتھ لکھ رہا ہے اور بکثرت تازہ و ضروری خبریں دے رہا ہے وہ دیکھنے کے لائق ہے قیمت پیشگی سالانہ چھ روپیہ (۶ روپے) نمونہ کے لیے ایک آنہ (۱ آنہ) کا ٹکٹ آنا چاہیے ۔

منیجر اخبار التحلیل بجنور یو ۔ پی



"دوہائی"

"دیکھیے بھائیو! دیکھو۔ یہ کھلونا از خود حرکت کر رہا ہے اس میں میرا کیا قصور ہے؟"

طلائے مسیحی

یہ وہ بے نظیر طلا ہے جو حکیم مسیح الدولہ مرحوم نے شاہان اودھ کے لیے تیار کیا تھا - یہ طلا تعریف سے مستغنی ہے کارخانہ کو اس نسخہ پر بہت بھروسا ہے - فی تولہ ...... عہ

طلائے جوہری

یہ طلا بھی عجیب افضل ہے اعصاب کو خاص طور پر فائدہ پہنچاتا ہے قیمت فی تولہ عہ

بے نظیر تکمید

دو پوٹلی برائے مجلو قیس یہ تکمید مجلوقین کے لیے نہایت مفید ہے اثر میں ازحد قوی ہے قیمت عہ

طلسمی سفوف

جریان ضعف باہ کثرت احتلام کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے چند روز خوراکوں میں بین فائدہ ظاہر ہو جاتا ہے - قیمت چند خوراک ...... عہ

سفوف مقوی معدہ

ضعف معدہ بدہضمی بادی کے اور جگر کے ہضم کی خرابیوں کو دفع کرنے میں بے مثل ہے دو خوراک ...... عہ

سفوف سوزاک

نئے اور پرانے سوزاک کے لیے بے نظیر ہے فی تولہ ... عہ

دواخانہ کیمیائے اودھ کے بہترین مرکبات

دواخانہ کیمیائے اودھ تقریباً دس سال سے طب یونانی کے اہم ترین خدمات زیر سرپرستی حاذق الدولہ عالیجناب حکیم سید علی صاحب تشنہ شاگرد رشید جناب مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب مدظلہ العالی انجام دے رہا ہے - بانظمی اور ناواقف دوا فروشوں نے اپنی نااہلی سے یونانی طب کے اثرات کو کمزور اور فن طب کے عمل اور کامیاب علم کو اس درجہ بدنام کر دیا تھا کہ اب ملک کی توجہ دوسری طب کی طرف نہایت تیزی سے مبذول ہو رہی تھی پبلک کی طب یونانی سے بدظنی حق بجانب تھی جب دواؤں کا اثر نااہلوں کے ہاتھوں فنا ہو چکا تو مریضوں کا صحتیاب ہونا بھی دشوار بلکہ ناممکن ہو گیا تھا ان دقتوں کو دیکھتے ہوئے بعض ہمدردان طب یونانی نے جا بجا زر کثیر صرف کر کے دواخانے کھولے اور الحمدللہ جہاں ان دواخانوں کا اثر ہے وہاں اطبائے یونانی ہر ایک بیرونی طرز علاج سے زیادہ کامیاب رہتے ہیں - دواخانہ کیمیائے اودھ مفردات و مرکبات کی فراہمی اور تیاری میں انتہائی احتیاط و صحت ملحوظ رکھتا ہے - اصلی اور عمدہ دوائیں ہر وقت تیار رہتی ہیں - مرکبات کی مفصل فہرست ایک کارڈ روانہ کرنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے چند منتخب اشیاء ذیل میں درج کیے جاتے ہیں امتحان کے لیے طلب فرما کر کارکنان کی ہمت افزائی کرنا پبلک پر فرض ہے -

ماء اللحم عنبری - مقوی اعضاء رئیسہ ہے دل و دماغ کو تقویت دیتا اور خون صالح پیدا کرتا ہے مسمن و مقوی باہ ہے - قیمت فی بوتل .... عہ

معجون مقوی باہ - (یہ نسخہ خاص) رقت اور ضعف باہ کے لیے اکسیر ہے صرف دو ہفتہ استعمال کرنے کے بعد آپ اپنی قوت پر ناز کر سکتے ہیں - قیمت فی تولہ .... عہ

طلائے احمر سلطانی - یہ نسخہ عالیجناب حکیم سید علی صاحب تشنہ مدظلہ العالی کے مجربات صدری سے ہے جو کارخانہ کو مرحمت فرمایا ہے اور کارکنان نے نہایت جانفشانی سے تیار کیا ہے مقوی اعصاب ہے رطوبات فاضلہ کو دفع کر کے مایوسوں کو خوشخبری صحت دیتا ہے - فی تولہ ... عہ

روغن عنبری - بعض روساء شہر کے اصرار سے عالیجناب حکیم سید علی صاحب تشنہ مدظلہ العالی نے تیل کا نسخہ ترتیب دے کر مرحمت فرمایا ہے اور نہایت محنت سے تیار کیا گیا ہے اس کے ایجاد کی غایت تو بالوں کا بڑھانا ہے اس کے ساتھ ہی دماغ کی کمزوری کو دفع کرتا خشکی کو دور کرتا اور نیند لاتا ہے بالوں کو بڑھاتا اور جڑوں کو مضبوط کرتا بالوں کی سیاہی اور چمک کو بڑھاتا ہے - لفظ مثلاً ٹائیفائڈ فیور کے بعد جو بال گر جاتے ہیں اور کسی طرح نہیں بڑھتے یہ تیل ان امراض کی لائی ہوئی آفت کو دور کر کے بالوں کو حیرت انگیز طریقہ سے بڑھاتا ہے غرضکہ عجیب الخاصیت تیل ہے تجربے سے اوصاف خود ظاہر ہو جائیں گے - مرنگ نہایت دلفریب اور خوشبو ازحد بھینی اور مفرح ہے - قیمت فی شیشی ۳ اونس .... عہ

نوٹ - تیل کے لیے ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے شرائط اور رعایات خط و کتابت سے معلوم ہوں گے -

(نوٹ) ہر چیز کی جو قیمت درج کی گئی ہے محصولڈاک وغیرہ اس کے ذمہ ہے اس کے علاوہ ہر کارخانہ میں ہر قسم کا شربت معجون - مربہ جات نہایت عمدہ تیار رہتے ہیں -

سید محمد رضی منیجر دواخانہ کیمیائے اودھ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

قرص آتشی

پرانے اور نئے سوزاک اور دوسرے جو پرانے سوزاک میں دو علاج صورت اختیار کر لیتے ہیں چند روز میں ان قرصوں اور پچکاری سوزاک سے مکمل شفا ہوتی ہے - قرص تعداد ۱۲ اور دوا پچکاری ۵ یوم ...... عہ

عرق شمسی

یہ عرق طب یونانی کے قابل فخر ایجادات سے ہے عالیجناب حکیم سید علی صاحب تشنہ نے ترتیب دے کر یہ نسخہ کارخانہ کو مرحمت فرمایا ہے اور کارکنان نے نہایت احتیاط سے کیمیائی اصول کے ساتھ تیار کیا ہے اس عرق سے ہر قسم کی دائمی قبض - دماغ کی کمزوری - ضعف معدہ - اختلاج - حرارت جگر - حبس ایام سے مزمن امراض بالکل حیرت انگیز طریقہ سے رفع ہو جاتے ہیں دو ماشہ سے ۷ ماشہ تک بچوں کو اور ۹ ماشہ سے ایک تولہ تک جوان اور بڑے عمروں کو دیجیے اگر دو گھنٹہ میں بھوک نہ لگے تو چار روز اور دیجیے قیمت فی بوتل پانچ روپیہ - (۵ عہ)

(نوٹ) اس عرق کی بوتل دن بھر دھوپ میں رکھی جائے اور شب کو سائے میں اور یہ عرق ان لوگوں کو استعمال نہیں کرنا چاہیے جن کو دستوں کا مرض ہو -

اکسیر دمہ

امراض صدر پرانی کھانسی اور دمہ کو ایک ہفتہ میں خرطبیہ فائدہ پہنچاتی ہے فی ماشہ .... ۶ عہ

کینیا کا مسئلہ

شکر ہے کہ وائی کونٹ ولنگڈن نے ہندوستانیوں کی حمایت میں زبان کھولی اب کوئی یہ تو نہ کہے گا کہ یہ زبان کو کو جھینگی ہے آپ نے ہندوستان کی نسبت بدزبان بیچ فرمایا کہ ابھی [illegible] ہے ہیں کہ ہندوستان نے ایک جدید سیاسی حیثیت حاصل کی ہے وہ دن لد گئے جب وہ ایک مذہبی ملک تھا اب اس کا احساس اتنا بڑھ گیا ہے کہ اصلی ملک بننا چاہتا ہے باشندوں سے حق ہے کہ اپنے قومی حسیات کا اظہار کرے۔ اگر جنرل اسمٹ ہندوستانی جامہ دیکھتا کہ کر سکتا تھا کہ حضرت آپ نے خود اصول مساوات کی پا جہ لی ہندوستان میں کس حد تک فرمائی ہے اس اختیارات کی سستی ہی کیا ہے؟ جو گورنریاں انگریزوں کے ہوتے [illegible] کے جانے کی طرح لوٹے جائیں۔ اگر ایسے ہی مساوات نوآبادیوں میں حاصل کرنے کی اہل ہند کو آرزو ہے تو بسم اللہ ہم حاضر ہیں۔ یعنی انتظامی اور قانون ساز کونسلوں میں بجائے دو کے بیس ہندوستانی ممبر ہم داخل کیے لیتے ہیں مگر جب کوئی مسئلہ گورے اور کالوں میں مابہ النزاع ہوگا۔ تو نوآبادی کی کونسلوں کو اختیار ہوگا کہ ہندوستانی ممبروں کی رائے کو شمار ہی نہ کرے۔ اور جب مناسب معلوم ہو اعلان کر دے کہ اس مسئلہ میں ہندوستانیوں کو رائے دینے کا حق نہیں ہے۔ بھلا جن کو اپنے وطن میں کوئی عزت حاصل نہیں ہے وہ کینیا اور فجی میں عزت کی نگاہ سے کیوں دیکھے جانے لگے۔

وائی کونٹ چیلمسفورڈ کی تقریر ایک مدلل اور بامعنی تقریر ہے لیکن جب ہندوستان کے قوانین حالات پر نظر کی جاتی ہے تو اس تقریر میں کوئی وزن یا اثر جیتا نظر نہیں آتا۔

ہمیں تو یہ قیاس ہمارے دوست سر سپرو کا [illegible] کلکتہ کے [illegible] کہنا کہ مجاب [illegible] دو لاکھ کے جینیوں کا اور شاہی محل میں سب کے [illegible] ہندوستان کو [illegible] نہیں ہو سکتا

کہ ہندوستانی اہل ہند کو حبش میں بھگا دے۔

بہرحال مارا جاوے اور وائی کونٹ چیلمسفورڈ سپرد کر گئے تھے کا جو حق تھا وہ ادا کر دیا پھر بھی نتیجہ کی جانب سے اطمینان نہیں ہے۔ اسمٹ ماننے والا اسامی نہیں ہے۔

باکسی بامن چہ کند دیدۂ ظاہر
نرگس ہمہ چشم آمد و بینا شدنی نیست

دی اشام سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی ہمارے کرم فرما پنڈت کشن پرشاد کول صاحب نے ہندوستانی دو جزو کا ایک رسالہ مسئلہ کینیا پر تحریر کیا ہے جو نمبر ۱۱ امین الدولہ پارک لکھنؤ سے ۳ قیمت پر مل سکتا ہے آپ لکھتے ہیں :- اب تک ان مظالم کی فریاد کی شنوائی نہ ہونے کا عذر جو آج دن ہندوستانیوں پر خود مختار انگریزی نوآبادیوں میں ڈھائے جاتے رہے حکومت برطانیہ کی جانب سے یہ پیش ہوتا رہا کہ نوآبادیاں خود مختار ہیں اور ہم مداخلت کے مجاز نہیں۔ کینیا کے فیصلے کی [illegible] ڈیوک نے کم از کم اس عذر کو توڑ دیا کیونکہ کینیا خود مختار ہے اور نہ بیجا مداخلت کا عذر پیش کیا جا سکتا ہے۔

پنڈت کول صاحب چند سطور کے بعد چند انگریزوں کی معذرت کا خاکا یوں الفاظ کھینچتے ہیں کہ

جھگڑتے ہو بات بات پر کیا کوئی بگڑتا ہے دل لگی میں

برادران تو صاف کہتے ہیں کہ تم [illegible] میں ہم تو اصول و انصاف کے نقطوں کی گرفت کر کے اصل اسلحے سے بحث کرتے ہو جس طرح کالج کے طلبا اپنے کلبوں اور مجلسوں میں انکی دھجیاں اڑایا کرتے ہیں۔ تمہاری رائے میں اس انجمن اور کانفرنسوں کے لیے کہیں جگہ نہیں کہ جو فطرت انسانی کی خامیاں بہ تقاضائے بشریت اصول و انصاف کے راستہ میں آئے دن قدم قدم پر پیدا کرتی رہتی ہیں۔ تمہارے پاس اس یقین کرنے کی کیا وجہ ہے کہ ہم دیانتداری سے اصول و انصاف پر عمل کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ لیکن حکومت کی ان الجھی ہوئی گتھیوں کو جو ہر لحظہ حق و انصاف کے راستہ میں حائل ہوتی رہتی ہیں بجز سلجھائے ہوئے ہم قدم کسی طرح بڑھا سکتے ہیں۔

کینیا میں صرف ہندوستانی ہی نہیں چند یورپین بھی ہیں ان کو حکمرانی کی عادت پڑی ہوئی ہے۔ اپنی گوشہ کا فروخت ۔۔۔۔۔۔ کیے

یہ عذر بجائے نامعقول ہوا اور لوگ اسپر ہنسیں لیکن اسکے صحیح ہونے میں شبہ نہیں۔ اگر اپنے عدل و انصاف کی خود ستائی کے ساتھ حکمرانی کی عادت کا تذکرہ بھی کر دیا جائے تو دنیا پھر کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو اور وہ یہ سمجھ لے کہ عدل و انصاف کے معنے حکمرانی کی عادت کے ہیں یہ عادت جس قسم کی مساوات معدلت پیدا کر سکتی ہے وہی "یا قہار یا عدل" کا وظیفہ پڑھنے والے کا مرکز زد رہتی ہے۔ شاید تو ایسا قائم کرتے ہیں کہ بس ہندوستان میں تو دراصل یہی ڈنڈ تھا اور شمع کے چور کا سر کاٹ دیا گیا۔ شیر اور بکری کو ایک گھونٹے میں باندھ دیتے مگر عملدرآمد کے وقت ہیچ۔

ایک شخص صندل کی لکڑی بیچنے نیپال گیا وہاں کسی بیوپاری سے ملاقات ہوئی۔ بیوپاری صاحب نے لکڑی دیکھی پسند کی اور کہا میں اسے خرید کرتا ہوں۔ تاجر نے کہا قیمت؟ بیوپاری نے کہا [illegible] تمہیں راضی کر دے۔ غریب تاجر یہ سمجھا کہ شاید یہ سب بیوپاریوں سے کچھ زیادہ قیمت دیگا۔ خاموش ہو رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد بیوپاری صاحب کوتوال شہر کو ہمراہ لے کے وارد ہوئے [illegible] کھڑا کیا اور کہا کہ بیچو کوتوال صاحب میں نے اس شخص سے صندل کی لکڑی بقیمت [illegible] جو اسکو بہت راضی کر دے مول لی ہے کیوں سوداگر صاحب یہی معاہدہ ہے نا؟ تاجر نے اقرار کیا۔ بیوپاری صاحب نے فرمایا۔

[illegible] اللہ اکبر امیر المومنین [illegible] رضیت [illegible] امیر المومنین کی عمر دراز کرے۔ کیوں تاجر صاحب اس دعا سے آپ راضی ہوئے ہم تاجر غریب عجیب مصیبت میں پھنسا اگر کہتا کہ ہاں صاحب راضی ہوں تو صندل مفت جاتا ورنہ وہ مول لیتا ہے اور اگر کہتا ہے کہ نہیں! تو کوتوال سامنے موجود ہے۔

انصاف وصل کے وہ مبہم معانی منفعل رہ کر جو
والے کی ڈکشنری سے مثال بر حاشیہ نے اخذ کیے ہیں۔
کوتوال، پنچ ڈنڈے بحیثیت سامنے موجود ہے لکھ پڑھ کر
اور تشخیص و ترقیات کے بعد "رضیت" کہنے کے سوا اور کوئی
علاج مشکل سے نہ بچے گی۔

قبل از جنگ جب "کھری مزدوری چوکھے کام" کا
مسئلہ درپیش ہوا کہ بعض صوبوں کے حاکموں نے بھی
"دام اعطیک یا رضیک" کہا تھا اور جب منہ مانگا
کی کوشش سے کھینا اور دوسری نوآبادیوں میں بسائے
ہوئے زرخیز کھیت تیار کرانے مقصود تھے تب بھی یہی
قول تھا: "دام اعطیکم یا رضیکم" اور جب تک حکمرانی کی
عادت اور تقاضائے بشریت باقی ہے اسی وقت تک
اسی پر عمل ہوتا رہے گا۔

دنیا منتظر ہے کہ پیل صاحب کی چیخ چنگھاڑ اور
سپرو صاحب کی جھلاہٹ کا نتیجہ کیا ہوتا ہے

مولانا پنچ کی نوٹ بک

وہ فصیح نہیں جو ظریف نہیں۔ دنیا اپنی گفتگو و روایت
میں ظرافت صرف کرتے رہتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ کا یہ کہنا کہ
"اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتے دوسرے کی آنکھ کا تنکا
دیکھتے ہو" ایک ظریفانہ جملہ ہے۔ خلیل کا اپنے باپ آزر
کو جا کر بے بتوں کو توڑ ڈالنا اور پھر کہنا کہ یہ بڑے
حضرت کی کارروائی ہے۔ ایک ظریفانہ عنوان ہے۔
ہے آخری نبی کے کلام میں اکثر جگہ ظرافت جھلکتی ہے
کلام ربانی میں بیشتر مثالیں ظرافت کی ملتی ہیں مثلاً
کلما اضاء لهم مشوا فيه واذا اظلم عليهم قاموا
ایک نہار جلال ظرافت ہے اور خدائی دھوپ چھاؤں
کا کھیل یا اندھیرے اجالے کا کرشمہ ہے۔ وہ جو لوگ
ہیں جو ظرافت اور مسخرے پن میں تمیز نہیں کر سکتے۔
ہم نے حتی الوسع کوشش کی کہ ظرافت حد اعتدال
سے بڑھ کے مسخرے پن تک نہ پہنچنے پائے اور ظرافت
میں جو چھپا مقصود ہے اسے ضرور پہنچے بلحاظ
کہ جتنے مستحق مضمون میں اپنے اس خیال سے تجاوز کیا ہو
لیکن وہ کلموا الناس علی قدر عقولهم پر مبنی ہوگا

یا کسی عامی کے نقل قول ہیں۔ یا "آزردہ دل
دو حسان جیل ہیں" وکتاب ما بیں سیل کی مستفتی ہے۔
ان عنوانات کے طرز رکھنے سے ہمیں بڑی بڑی توقع
کا سامنا کرنا پڑا۔ دماغ کا دیوالہ نکل گیا اور ہم نے
صبر کیا۔ مضمون نگاروں کی دھمکیاں تھیں اور
خاموش رہے۔ لوگوں نے لکھنا چھوڑ دیا اور ہم نے
اپنے قلم سے سارا پرچہ بھر دیا صرف اسلئے کہ لیا
کہ ہمارے لکھنے سے قہقہے کی جگہ اگر ذرا سی مسکراہٹ
بھی لبوں پر آ جائی ممکن ہے تو بس حق ظرافت
ادا ہو۔ واہیات فقلیوں کا انسداد بھی مد نظر رہا۔
ملک کو مذاق بگڑنے نہ دیا۔ اس کے ساتھ ہی
مذہبی دل آزاری سے ہمیشہ اجتناب کرتے رہے۔
خطا کار کی جنبہ داری نہیں کی خواہ ضخامت کی
توسیع ہو یا نہ ہو۔ وہی کیا جو پہلے سے طے کر لیا تھا۔
جن مضمون نگاروں کی تحریریں بکواس ہیں ساتھ
ردی کی ٹوکری کے نذر کر دی۔ پتلی تعمیر کرتے ہیں کہ
اب انکے واسطے ملک میں جگہ نکل آئی۔ چند پیارے
پرچے نکل آئے ہیں۔ "گرتے ہیں شہسوار" "شعرا کی سوانح عمری"
"پاپوش کا ردو لتا"، "فسانہ حد وہ آئے یوں"،
"کودے یوں اچھلے یوں کوسے مٹکائے" اس قسم
کے عنوانوں سے اب جو کچھ مضامین دفتر میں موصول
ہونگے وہ انکی خدمت میں روانہ کر دیے جایا کریں گے
اور جو لوگ بغیر محنت و جد و جہد معقول بلا تکلف انکا
ظریف بننا چاہتے ہیں انکی کوشش قلم فرسائی
رائیگاں نہ جائے گی۔

پنڈت اخبار عام نے ایسا ہی ریویو ایک خبر کا بھی
نقل کیا ہے کہ انگریزوں کو اپنا بوریا بدھنا نہیں باندھ
خنیدہ خبر کا دہنی گرجسی سر پلاد کے ہندوستان کو
خیرباد کہنا چاہیے۔ جب گنبد ذہنی کا یہ حال ہے کہ
ڈیڑھ سو برس میں شخص کی رفتار نہ پہچان سکے تو ہم
قدم مٹکانا بیکار ہے۔ پنڈت جی بمقتضائے حسن ظن
غالباً یہ سمجھتے ہیں کہ صاحب موصوف نے بات دل کی
کہی ہے۔ ابی حضرت یہ تضحیک ہے! ہزماج لی گورنس
اپنے شوہر کو۔ سوا کیا بے غیرت کہتی تھی۔ ایسا ہی ہاں

ابھی اور کوئی کوستی ہے تو آنکھ ان کا گرفت سکے تو جب
نہیں ہوتے ساہی کوئی ہندوستانی ایسے الفاظ
منہ سے نکالتا تو صاحب موصوف پنجے جھاڑ کے پیچھے
پڑ جاتے۔

رفتہ رفتہ جرمنی کی حالت روسیوں کی حالت
مشابہ ہوتی جاتی ہے۔ برلن اور ہیڈلبرگ ڈریسڈن
چھوٹے ولیعہد جرمنی کو خاستیں کہ
میں لائی ہیں حکومت کی ہوس شہزادی کے جو جس
ملک میں ہے وہ پاگل خانے بھیجنے کے قابل ہے۔

پالاں تسمہ بھی جو ہر یہ رہ گئے | سمجھ لو کہ قدم بقلب رہ گئے
اسٹیج کی ہر گھر یہ رہ گئے | جیسے کہ نغمے کی صدا یہ رہ گئے

اعراض یہاں کچھ تعلق شعر کی
کافی ہے یہ قرینہ کہ قدرت ہے خدا کی

گو ریاست کی تعریف میں کسی شاعر کا یہ شعر ہے "یہ رہ گئے"
کی لغوی بحث اس زمانے میں بے سبب تھی۔ ہمیں اس
بحث سے کوئی علاقہ نہیں۔ صرف تیسرا مصرعہ باعث بحث
ہے۔ یعنے جس طرح کہ نغمے کی صدا یہ رہ گئے" ریاست
پٹیالہ میں نغمہ کی صدا بار یہ نہیں ریڈیو کی جگہ بذریعہ
برقی ہوائی وائسرائے کے کیمپ میں پہنچائی گئی۔
معلوم نہیں اس نازکخیالی کا منشا کیا تھا۔ شاید
دور کے ڈھول سہانے" کا تجربہ کرنا مقصود ہو۔
اگر پٹیالہ کے مہاراجہ صاحب ہوشیار ہوتے تو ریاست
کے سکھوں کی چیخ پکار ریڈیو کے ذریعہ سے وائسرائے
کے کانوں میں پہنچاتے جس کا کوئی اثر بھی ہوتا۔

"مفلسی ہے تیرے گھر میں خاک نہیں"

بقول "اخبار عام" پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ
انگلینڈ سے بھیجے گئے ہیں پنڈت "اخبار عام" کہتے ہیں کہ اس
حرکت پر ہندوستانیوں کو کس قدر رنج ہوگا کہ گورنمنٹ یہ بھی
کہ ہندوستان میں پرچہ بھی نہیں ملتے ابھی پنڈت صاحب چند
میں آپ کہاں ہیں جو پڑھ لیں اور پھر ولایتی پرچہ پڑھ سکیں۔

حضرات! ہماری دنیا چاہتی ہے کہ کیا ہی یا صفحے خاص
کا پیچا بھاری ہوتا ہے تو بھاری کا پیچا ہلکا کیوں ہوتا۔
بس پنچ کی ضخامت میں دیر سویر کا لحاظ فرمایئے۔

جنرل بک ڈپو کوڑیہ اسٹریٹ لکھنؤ کی جدید فہرست مفت طلب فرمائیے۔

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگا لی

اور

ایک گراموفون کی طرح سرون کے محفوظ رکھنے

بلکہ

گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

ایک

مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے

حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی و عملی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کا

حصہ دوم

زیر طبع ہے۔ حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد و ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار ہین۔ ہارا گونکی دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین انہی سے نقل کی گئی ہین۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر کے سے ادا کرنے پر قادر ہین تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت ابتدائے کتاب مین لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جیسے کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہین۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔

حصہ دوم کی اشاعت عنقریب ہونے والی ہے اور قیمت ان خریدارون کے واسطے جو پہلے سے خریداری کی درخواست روانہ فرمائین پانچ روپیہ مقرر کی جاتی ہے۔ حصہ اول کی للعہ فی جلد۔

محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار

المشتہر

... منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

بکس مردمی

اگر آپ کو نامردی جریان عارضہ ... کثرت احتلام کی قوت مردمی کی شکایت ہو پیشاب کے قبل یا بعد سفید دھات آتی ہو یا بچپن کی غلط کاریون یا جوانی میں کثرت عیاشی کے باعث عضو ... مین سستی کجی لاغری آ گئی ہو رگین ابھری ہون جڑ پتلی ہو گئی ہو یا چھوٹا ہو پوری قوت سختی نہو عین وقت پر شرمندگی اٹھانی پڑتی ہو یا زیادہ سن ہونے کے باعث قوت مردمی زائل ہو گئی ہو تو فوراً بکس مردمی منگوا کر استعمال فرمائین جس مین کھانے اور لگانے کی تین قسم کی دوائین موجود ہین جو کامل صحت اور چالیس دن کے لئے کافی ہین اور استعمال کرنیوالے تصدیق کرتے ہین کہ گیا گزرا آدمی بھی چار عورتون کو روزانہ خوش کر سکتا ہے لطف یہ ہے کہ یہ دوا اکسیر عضو ... کو دوا ہزار دفعہ کرکے لوہے کی لاٹھ بنا دیتی ہے قیمت فی بکس للعہ روپیہ تین آنہ (محصول)

معشوق پسند گولیان - یہ گولیان نہایت ہی دیرپا لذت دیتی ہین عورت متوجہ ہو جاتی ہے فریفتہ اور شیدا ہو جاتی ہے پھر رقیب سے کبھی خوش نہو گی قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ

منیجر کارخانہ بکس مردمی نمبر ۱۵ دربھنگہ بہار

برص پھلبہری

کی اکسیر فقیری جڑی

بدن کے سفید داغ ایک دن کے تین بار استعمال سے یقیناً جڑ سے غائب ہو جاتے ہین آزمائش شرط ہے قیمت فی ڈبہ چار روپیہ (للعہ)

بہار حسن چہرہ کے داغ دھبے چھائیان کیل مہاسے کو دور کرتا ہے اور کالے چہرے کو خوبصورت بناتا ہے قیمت چار روپیہ (للعہ)

سوزاک

نیا ہو یا پرانا

صرف ایک ہفتہ مین صحت کی گارنٹی

بغیر پچکاری کے پہلے ہی خوراک سے پیپ کا آنا بند ہو جاتا ہے پیشاب صاف کھل کر آنے لگتا ہے سوزش وجلن ایکدم ہی روز مین غائب ہو جاتی ہے قیمت چار روپیہ پانچ آنہ (للعہ)

منیجر کارخانہ فقیری ادویات نمبر ۱۵ الہریا سرائے دربھنگہ بہار

دربھنگہ کے اعلیٰ ترین قلم انبہائے و گلابی لیچیان

ہر اقسام کے آم و لیچیون کی پنجسالہ قلمین فیصدی تیس روپیہ (للعہ) سہ سالہ پچیس روپیہ (للعہ) دو سالہ بیس روپیہ (للعہ) یک سالہ تیرہ روپیہ (للعہ) مکمل فہرست کارخانہ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرمائیے۔

سپرنٹنڈنٹ اسٹیٹ گارڈن نمبر ۵ دربھنگہ (بہار)

امراض وبائیہ و بالخصوص ہیضہ سے بچنے کے تدابیر

اطبائے دواخانہ معدن الادویہ کا بیش بہا مشورہ

۱- ہوادار و کشادہ مکان میں رہنا جس میں دھوپ و ہوا کا گزر ہو۔

۲- گرد و غبار - کیچڑ دلدلی سے مکان صاف رکھنا [illegible] حلک - نیم کی پتی - لوبان - صندل - کافور - [illegible] - برگ ترنج - بہرگ [illegible] وغیرہ کا جلانا۔

۳- کافور کا ہر وقت اپنے پاس رکھنا اور سونگھنا - صندل - سیب - گل [illegible] دار چینی وغیرہ کا پاس رکھنا اور سونگھنا۔

۴- سرکہ خالص ۲ ماشہ ہموزن آب پودینہ کو ایک ماشہ سے ڈیڑھ ماشہ تک روزانہ صبح کو پلایا جائے - زہرمہرہ خطائی ایک رتی - [illegible] ایک رتی کا روزانہ تھوڑے سے گلاب میں گھس کر پینا - یا پانچ [illegible] کی ۳ عدد کالی مرچ پیس کر پینا۔

۵- کثرت سے جماع - زیادہ محنت و ریاضت - دھوپ میں چلنے اور شب بیداری سے پرہیز کریں۔

۶- مسہلات کے بعد استعمال کرنا [illegible] بیٹھ کر [illegible] سے پرہیز۔

۷- فصلی و سڑی ترکاریاں و پھل مثل اروی - آلو - بیگن - کدو - امرود - کیلا - کٹھل - خربوزہ - کھیرا - ککڑی - بھٹا - چنے کی دال - ارہر کی دال - مرچ - تیل - گلکیاں [illegible] باسی دہی چاول - غرضکہ تمام ثقیل و دیر ہضم و بادی اشیاء سے سخت پرہیز کریں۔

۸- [illegible] اس موسم کے دیگر [illegible] سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

۹- [illegible] مرضا کی بیماری میں بھی کافی احتیاط [illegible] تیمار دار و عیادت کرنے والے [illegible] مریض کا کمرہ صاف [illegible] فوراً صاف کرنا چاہئے [illegible] صاف و مکان [illegible] حاذق اور تجربہ کار طبیب سے حتی الامکان رجوع کی جائے۔

ہر قسم کا طبی مشورہ بلا کسی فیس کے حاصل ہو سکتا ہے

منیجر دواخانہ معدن الادویہ - وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ۔

مرض ہیضہ سے [illegible]
[illegible] بچنے والے
[illegible] ادویہ

[illegible] یات

[illegible] استعمال شدہ میں [illegible] [illegible] حالت [illegible] میں خلطے پڑ گئے [illegible] بجکم خدا مبتلین اجرا کی ہیں اور شفا ہو گئی ہے - حقیقت یہ ہے کہ ہر حالت میں مفید ہے - تبدیلی مرض میں بھی فائدہ کرتی ہے [illegible] مرض میں ہیضے کے علاوہ [illegible] ہر شخص کے گھر میں ایک شیشی کا ہونا ضروری ہے - قیمت شیشی کلاں عہ - خورد ۸

حب فادزہر

[illegible] سے متقدمین کا ہے [illegible] ہیضہ [illegible] کے لیے تریاقیات ہے [illegible] معلوم [illegible] - تمام زہروں کا تریاق ہے قیمت [illegible]

فہرست کلاں طلب فرمائیے
مفت روانہ ہو گی

مرض وبائیہ و ہیضہ سے
حفاظت کرنیوالے معدہ کو تقویت
دینیوالے مجرب ادویات

حافظ طاعون و ہیضہ

یہ دوا امراض وبائیہ میں تقدم بالحفظ کے لیے استعمال کی جاتی ہے خصوصاً ہیضہ طاعون میں بہت مفید ہے [illegible] استعمال سے زہریلی ہوا کا اثر نہیں ہونے پاتا [illegible] استعمال [illegible] ہواؤں سے محفوظ رکھتی ہے - قیمت فی شیشی کلاں [illegible] خورد [illegible]

عرق ہاضم تیز

یہ عرق ہیضہ اور [illegible] سے حفاظت کرتا ہے - [illegible] کی خرابی کو دور کرتا ہے [illegible] معدہ کی [illegible] سے [illegible] پانی [illegible] [illegible] ہچکی - [illegible] - جالندھر - بادگولہ [illegible] پیٹ کے [illegible] پیٹ کے درد کو دور کرتا ہے [illegible] ہضم کرتا ہے۔ فی شیشی کلاں [illegible] خورد [illegible]

اپنا پتہ و نام صاف لکھئے
اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے

ایک فلسفی

یعنی

مرحوم مولانا کرامت حسین صاحب جج ہائیکورٹ الہ آباد [illegible] کی نادر تصنیف [illegible] نے اردو زبان کو علمی زبان بنا دیا ہے [illegible] ایک بچہ کو پڑھائیے اور [illegible] آدمی بنائیے اگر وہ زیادہ پڑھے تو زندگی کی قیمت بڑھائیے۔

علم الاخلاق - مسلم [illegible] کے اردو میں [illegible] تھی - [illegible] بھی [illegible] فاضل تھی - مجلد قیمت مع محصولڈاک [illegible]

افراد کا سبب - [illegible] معاملی [illegible]

العین [illegible] - [illegible] مذہب و سائنس [illegible]

امور عامہ - [illegible] فلسفہ عقلی کا کارآمد متن ہے [illegible] [illegible] کمیشن [illegible] دیا جائے گا۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) [illegible] پیشگی جمع کرانا ہوگا

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی

(۳) پانچ پرچوں سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائے گی

(۴) بحساب [illegible] فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور جب کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا

علاوہ [illegible] کے [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) [illegible] جلد تیار [illegible] جلد [illegible] (۲) جلد [illegible] کے [illegible] [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مطبع [illegible] بہر [illegible] ـ مہتمم [illegible] شائع ہوا